سُورَةُ الۡاِنۡفِطَار

آيات ١ - ١٩

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ ﴿١﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ ﴿٢﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ۙ ﴿٣﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ
اَخَّرَتْ ؕ ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ ﴿٦﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ
فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ ﴿٧﴾ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ
تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ ﴿٩﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ ﴿١١﴾
يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۚ ﴿١٣﴾ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ
جَحِيْمٍ ۖ ﴿١٤﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ ﴿١٦﴾ وَمَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا
تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؑ ﴿١٩﴾

سورة الانفطار

- نام : پہلی ہی آیت کے لفظ انْفَطَرَتْ سے ماخوذ ہے۔جس کے معنی ہیں پھٹ جانا (The Cleaving Asunder, Bursting Apart)
- اس کا دوسرا نام سورة المنفطرة بھی ہے
- زمانۂ نزول - مکی (سورة التکویر اور اس کا نزول ایک ہی زمانے میں)
- دونوں سورتوں کے مضامین اور اسلوب میں گہری مشابہت
- پہلی سورة میں قرآن کی حقانیت سے اور دوسری سورة میں انسان کی خلقت میں خدا کی آیات سے استدلال کیا گیا ہے۔

سورۃ الانفطار کے مضامین

1. قیامت کے ہولناک منظر کی انتہائی خوبصورت تصویر کشی۔
2. انسان کی نفسیات کہ وہ اپنے رب کے بارے میں دھوکے میں پڑا ہوا ہے۔
3. انسان کا خالق، مالک، رازق تو صرف اللہ مگر انسان نے نہ معلوم کن کن لوگوں کو یہ مقام دیا ہوا ہے۔
4. انسان کا دھوکے میں پڑ جانے اور گروہوں میں پڑ جانے کا سب سے بڑا سبب- اسکا جواب دہی کے تصور سے منہ موڑنا
5. اعمال کے بارے میں اصل فیصلہ روز قیامت۔ جس دن نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور گنہگار جہنم میں۔ یہ وہ دن ہو گا جب کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ اصل اقتدار و اختیار کی مالک اللہ کی ذات ہے، وہی فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ ① وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ ②

اِذَا - جب

السَّمَآءُ - آسمان

انْفَطَرَتْ - جب آسمان پھٹ جائے گا

فطَرَ سے اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ (VII)

کسی چیز کا پھٹ جانا

○ اردو میں : فطرت، فطور، افطار، فاطر، افطاری

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ - اور جب تارے

انْتَثَرَتْ - جھڑ جائیں گے

نثَرَ سے اِنْتَثَرَ يَنْتَثِرُ (VIII)

منتشر ہونا، تتر بتر ہونا

○ اردو میں : نثر، نثر نگار، منثور (منظوم کی ضد)

إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ ① وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ ②

جب آسمان پھٹ جائے گا،
اور جب تارے بکھر جائیں گے

When the Sky is cleft asunder;
When the Stars are scattered -

محمد اقبال

وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۙ﴿۴﴾

وَ اِذَا - اور جب

الۡبِحَارُ - سمندر

فُجِّرَتۡ - پھاڑ دیے جائیں گے

فَجَّرَ يُفَجِّرُ ، تفجيرًا (II)

پھاڑ دینا، پانی کو نکال کر بہنے دینا

○ اردو میں : فجر، فجور، فاجر، فجار

وَ اِذَا - اور جب

الۡقُبُوۡرُ - قبریں

بُعۡثِرَتۡ - کریدی جائیں گی

بَعْثَرَةً (ب ع ث ر)

کسی چیز کو الٹنا پلٹنا۔ کریدنا

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ ﴿٣﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ ﴿٤﴾

اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے
اور جب قبریں کھول دی جائیں گی

When the Oceans are suffered to burst forth;
And when the Graves are turned upside down

پہلی چار آیات

- پہلی تین آیتوں میں قیامت کے پہلے مرحلے کا ذکر ہے۔ جب ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی اور ہر زندہ چیز پر موت طاری ہو جائے گی
- یہ ٹوٹ پھوٹ ایسی ہو گی جس کا اس دنیا میں صحیح صحیح تصور نہیں کیا جا سکتا
- اس کائنات کو اس طرح جھنجوڑ ڈالا جائے گا کہ ہر چیز تہہ و بالا ہو جائے گی
- ان تمام انقلابات، زلزلوں اور توڑ پھوڑ کے عظیم عمل میں انسان کے لئے واحد جائے پناہ اس ذات کبریا کی درگاہ ہے
- اس عظیم کائناتی انقلاب کے یہ پہلو جو یہاں مذکور ہیں آسمان کا پھٹنا اور شق ہونے کا ذکر اور منظر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر
- قبروں کے کھولے جانے سے مراد یہ ہے کہ لوگ زندہ ہو کر اپنی قبروں سے نکلیں گے۔ اور میدان حشر میں جمع ہو جائیں گے۔

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَاَخَّرَتۡ ؕ ﴿۵﴾

عَلِمَتۡ - جان لے گی

نَفۡسٌ - ہر ایک جان

مَّا - جو

قَدَّمَتۡ - اس نے آگے بھیجا

قَدَّمَ یُقَدِّمُ ، تَقۡدِیمًا آگے بھیجنا.. (II)

○ اردو میں : قدم، تقدیم، قدیم، مقدّم، مقدمہ

وَاَخَّرَتۡ - اور پیچھے چھوڑا

أَخَّرَ یُؤَخِّرُ ، تَأۡخِیرًا پیچھے چھوڑنا...(II)

○ اردو میں : آخر، موئخر، تاخیر، آخرت

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ ﴿۵﴾

قیامت کے اصل مقصد کا ظہور

- قیامت کے برپا کرنے سے جو چیز مقصود ہے وہ اس آیت میں بیان کی گئی
- آج جو لوگ قیامت کے وقوع کے منکر ہیں اور بعض اس کا مذاق اڑا رہے ہیں، قیامت کی ہولناک شکست وریخت اور ہلچل کو دیکھ کر انھیں اندازہ ہوگا کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے رہے ہیں وہ تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے
- آج کا دن اگر واقعی جوابدہی کا دن ہے تو کیا ہمارے اعمال اس قابل ہیں کہ ہم انھیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکیں
- جو کچھ انھوں نے زندگی میں کیا ہوگا وہ ایک ایک کرکے ان کے سامنے آنا شروع ہو جائے گا۔ تمام اعمال - ایسے تمام افراد کے لیئے حسرت و یاس کا مقام

مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ۔ایک بڑا جامع فقرہ

1. آدمی کو اس روز یہ بتا دیا جائے گا کہ دنیا کی زندگی میں مرنے سے پہلے کیا نیکی یا بدی اس نے اپنی آخرت کے لیے آگے بھیجی تھی۔ اور یہ حساب بھی اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا

اور اپنے اچھے یا برے اعمال کے کیا اثرات وہ اپنے پیچھے دنیا میں چھوڑ آیا تھا جو اس کے بعد مدت ہائے دراز تک آنے والی نسلوں میں چلتے رہے

2. اسے وہ سب کچھ بتا دیا جائے گا جو اسے کرنا چاہیے تھا مگر اس نے نہیں کیا اور جو کچھ نہ کرنا چاہیے تھا مگر اس نے کر ڈالا

3. جو کچھ اس نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا اس کا پورا حساب تاریخ وار اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا

يٰٓاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الۡكَرِيۡمِ ۙ ﴿٦﴾

يٰٓاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ - اے انسان

مَا غَرَّكَ - کس چیز نے تجھے دھوکہ دیا

○ اردو میں : غرّہ، غرور، مغرور

غَرَّ يَغُرُّ غُرورًا وغَرًّا

فریب دینا، بے بنیاد امیدیں دلانا

بِرَبِّكَ الۡكَرِيۡمِ - اپنے رب کریم کے بارے میں

اے انسان، کس چیز نے تجھے اپنے اُس رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا

O Man! What deceived thee as to thy Most Beneficent Lord

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ ﴿٦﴾

انسان سے اس کے ضمیر کو جھنجھوڑنے والا ایک سوال

- جس رب کے کرم واحسان کے عظیم الشان مظاہر ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں، اور جس کی رحمتوں اور عنایتوں میں انسان سر تا پاڈوبا ہوا ہے، اور جس کا تقاضا یہ تھا کہ وہ ہر وقت اور طرح سے اس کے آگے اور صرف اسی کے آگے جھکا رہتا، اور دل وجان سے اس کی اطاعت وبندگی میں ہمیشہ مشغول ومنہمک رہتا
- تو وہ اسی رب کا باغی اور سرکش بن گیا، اور حق عبادت وبندگی ادا کرنے کی بجائے تو اس کو بھلا بیٹھا۔ اور تکبر وغرور میں مبتلا ہو گیا، آخر تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا
- وہ جو برابر ڈھیل دیئے جارہا ہے اسکی کریمی سے انہیں سخت دھوکا ہوا ہے

الَّذِىۡ خَلَقَكَ فَسَوّٰٮكَ فَعَدَلَكَ ۙ ﴿۷﴾ فِىۡۤ اَىِّ صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ ﴿۸﴾

الَّذِىۡ - وہ جس نے

خَلَقَكَ - تجھے پیدا کیا

فَسَوّٰٮكَ - پھر تجھے ٹھیک کیا (نوک پلک درست کی)

فَعَدَلَكَ - پھر اس نے متناسب کیا تجھ کو

فِىۡۤ اَىِّ صُوۡرَةٍ - جس صورت میں

مَّا شَآءَ - جو اس نے چاہا

رَكَّبَكَ - جوڑ دیا تجھے

رَكِبَ يَرۡكَبُ سوار ہونا

رَكَّبَ يُرَكِّبُ ، تَرۡكِيۡبًا سوار کرانا
ایک چیز کو دوسری پر رکھنا

ایک کے اوپر دوسری پھر تیسری، چوتھی اور بہت سی چیزوں کو ملا کر ایک چیز بنا دینا (ترکیب)

الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ ⑦ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ
مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ ⑧

جس نے تجھے پیدا کیا، تجھے نک سک سے درست کیا، تجھے متناسب بنایا, جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا؟

Him Who created thee, Fashioned thee in due proportion, and then made you symmetrical, In whatever Form He wills, does He put you together.

محمد اقبال

الَّذِیۡ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾

○ انسان پر ربانی تکریم اور عزت افزائی کا ذکر

○ رب کریم نے اپنی بعض ان صفات کا حوالہ دیا ہے جو خود انسان کی خلقت کے اندر ظاہر ہیں اور دلیل ہیں کہ جس رب نے انسان کے پیدا کرنے میں اپنی کاریگری، حکمت، قدرت اور اہتمام خاص کی شانیں دکھائی ہیں اس نے اس کو عبث نہیں پیدا کیا ہے کہ وہ شتر بے مہار کی طرح چھوٹا پھرے بلکہ ایک دن وہ لازماً اس کو اپنے حضور میں بلائے گا، اسکا محاسبہ فرمائے گا

○ یہاں انسان کی پیدائش کے ابتدائی اور انتہائی دونوں مرحلوں کی طرف اشارہ - کہ اسی رب کریم نے تمہارا خاکہ بنایا اور اسی نے تمہارے نوک پلک سنوارے۔ اور اسی نے ہی تمہیں ایک متوازن مخلوق بنایا۔

○ انسان کو کتنی مہارت و قدرت سے بنایا انسان کیلیئے اسکا احاطہ کرنا ناممکن

Amazing Human Body

- لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت Geometrical design میں پیدا کیا ہے

- وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ

اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے

- ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

پھر نطفے کا لوتھڑا بنایا۔ پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا۔ پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا۔ تو خدا جو سب سے بہتر بنانے والا بڑا بابرکت ہے

Amazing Human Body

- First (fertilized) cell grow
  1 Billion times in numbers
  6 Billion times in weight
- Average Adult is made up of 75-100 Trillion cells
- Each cell in body has an estimated 6 to 8 feet of DNA (2.0×10^{13} meters)
- Human Brian is more complex than any super computer and is consists of 100 billion nerve cell
- The total length of circulatory system stretches to 96,000 KM (more than twice the distance around the Earth)

Amazing Human Body

- 1 Square Inch – Skin
  - Four yards of nerve fibbers
  - 600 pain sensors
  - 1300 nerve cells
  - 9000 nerve endings
  - 36 heat sensors
  - 75 pressure sensors
  - 100 sweat glands
  - 3 million cells
  - 3 yards of blood vessels
  - Much more, what we don’t know

Amazing Human Body

- 50,000,000 cells in the body will have died and been replaced with others, all while you have been reading this sentence. (except for brain)
- **Liver- a chemical factory-** 500 different type of functions have been identified
- **Body has about 5-7 litres of blood**, circulates through the body three times every minute; in a day, the blood travels a total of 19,000 km
- **Our eyes** can distinguish up to one million color surfaces and take in more information than the largest telescope known to man

Resolution Of The Human Eye : 576 mega pixel

Amazing Human Body

- **Human body**

  give birth to 100 billion red blood cells every day and about Three million red blood cells every second.

- People blink once every four seconds.

  That's because the eyelashes act as windscreen wipers, keeping dust and grime from getting into the eye itself.

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ ﴿٩﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ ﴿١٠﴾

كَلَّا بَلْ - ہرگز نہیں ! بلکہ

تُكَذِّبُوْنَ - تم جھٹلاتے ہو

بِالدِّيْنِ - جزاوسزا کو

وَاِنَّ - اور بیشک

عَلَيْكُمْ - تم پر

لَحٰفِظِيْنَ - نگہبان

كَلَّا بَلۡ تُكَذِّبُوۡنَ بِالدِّيۡنِ ۙ ﴿٩﴾ وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ
لَحٰفِظِيۡنَ ۙ ﴿١٠﴾

ہر گز نہیں، بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم لوگ جزاو
سزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تم پر نگراں مقرر ہیں

Nay, but ye deny the Judgment.
But verily over you (are appointed angels) to protect you,-

محمد اقبال

كِرَامًا كَاتِبِينَ ۙ ﴿١١﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾

كِرَامًا - عزت والے

كَاتِبِينَ - لکھنے والے ہیں

يَعْلَمُونَ - وہ جانتے ہیں

مَا - جو

تَفْعَلُونَ - تم کرتے ہو

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾

ایسے معزز کاتب جو تمہارے ہر فعل کو جانتے ہیں

Kind and honorable,- Writing down (your deeds): They know (and understand) all that ye do

محمد اقبال

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

- ’’کراماکاتبین" سے مقصود و مراد؟
- معزز لکھنے والے فرشتے مراد ہیں، یعنی وہ فرشتے جو انسان کے اعمال نامے لکھنے پر مقرر و مامور ہیں
- ان نگران فرشتوں کی صفت کے طور پر ارشاد فرمایا گیا یعنی " کچھ ایسے معزز فرشتے جو لکھتے جا رہے ہیں"۔ سو وہ بلا کم وکاست پوری دیانت داری اور امانت داری کے ساتھ اور عدل و انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق تمہارے تمام کیے کرائے اور عمل و کردار کا پورا ریکارڈ تیار کر رہے ہیں
- کل قیامت کے روز وہ سب ریکارڈ ایک کھلی کتاب کی شکل میں تمہارے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ (اور یہی کتاب کل تجھے پڑھنے کو دی جائیگی)

اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾

إِنَّ الْأَبْرَارَ - بیشک نیک لوگ

لَفِي نَعِيمٍ - یقیناً دائمی خوشحالی میں ہوں گے

وَإِنَّ الْفُجَّارَ - اور بیشک گنہگار

لَفِي جَحِيمٍ - یقیناً جہنم میں ہوں گے

يَصْلَوْنَهَا - ڈالے جائیں گے اس میں

يَوْمَ الدِّينِ - بدلے کے دن

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ۚ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ
جَحِیۡمٍ ۚ﴿ۖ۱۴﴾ یَّصۡلَوۡنَهَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿۱۵﴾

بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے
اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں جائیں گے
جزا کے دن وہ اس میں داخل ہوں گے

As for the Righteous, they will be in bliss;
And the Wicked - they will be in the Fire,
Which they will enter on the Day of Judgment.

محمد اقبال

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ ﴿۱۴﴾ یَّصۡلَوۡنَهَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿۱۵﴾

○ اللہ تعالیٰ کے نظام احتساب کا نتیجہ

○ قیامت چونکہ دارالجزاء اور عدل کی جگہ ہے اس لیے وہاں اللہ تعالیٰ ہر ایک کے ساتھ ایک جیسا سلوک نہیں فرمائے گا۔

○ جن لوگوں نے شریعت کے احکام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے نیکوکاری کی زندگی اختیار کی ہوگی وہ عیش کی زندگی میں ہوں گے اور انھیں جنت میں داخل کیا جائے گا

○ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی بجائے فسق وفجور میں اپنے آپ کو مبتلا رکھا ہوگا اور شیطان کی پیروی میں زندگی گزاری ہوگی، وہ جہنم میں ہوں گے۔

وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِيۡنَ ؕ ﴿۱۶﴾ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ۙ﴿۱۷﴾

وَمَا هُمۡ - اور وہ نہیں

عَنۡهَا -اس سے

بِغَآئِبِيۡنَ - غائب (چھپنے والے)

وَمَآ اَدۡرٰىكَ - اور تمھیں کیا خبر

مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ - کیا ہے روز جزاوسزا

ثُمَّ مَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ؕ﴿۱۸﴾ - پھر تمھیں کیا خبر یا ہے روز جزاوسزا

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ ﴿١٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ ﴿١٨﴾

اور اُس سے ہرگز غائب نہ ہو سکیں گے

اور تم کیا جانتے ہو کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟ اور تمہیں..

and they will not be able to keep away therefrom
And what will make you realize what the day of judgment is? ......

محمد اقبال

وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِيۡنَ ؕ ﴿۱۶﴾ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ۙ﴿۱۷﴾

- منکرین کے لیے دوزخ کا دائمی عذاب
- یہ وہاں سے کبھی کہیں غائب بھی نہیں ہو سکیں گے "۔ تاکہ اس طرح اس کا عذاب سے کسی قدر چھٹکارا پا سکیں۔ بلکہ یہ ہمیشہ اسی عذاب میں غلطاں و پیچاں رہیں گے (وَمَا هُمۡ بِخَارِجِيۡنَ مِنَ النَّارِ)
- اس روز نہ ظالموں کے لیے دوست ہو گا، اور نہ ہی کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مانی جائے، پس ہر کسی کو اپنے کیے کرائے کا بھگتان خود بھگتنا ہو گا
- یوم جزا کی عظمت اور ہولناکی کا ذکر ۔ یوم جزا کی عظمت اور ہولناکی کے اظہار و بیان کے لیے استفہام کے طور پر فرمایا گیا اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ بدلے کا دن
- وہ عظیم دن اس قدر ہولناک ہو گا کہ انسانی عقل کے بس میں نہیں کہ وہ اس کی شدت اور ہولناکی کا اپنے طور پر کسی بھی درجے میں احاطہ و ادراک کر سکے

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾

يَوْمَ - اس دن

لَا تَمْلِكُ - نہ اختیار رکھے گی

نَفْسٌ - کوئی جان

لِّنَفْسٍ - کسی جان کے لیے

شَيْـًٔا - کسی چیز کا

وَ الْاَمْرُ - اور حکم

يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ - اس دن اللہ کے لیئے (ہوگا)

يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ؕ وَ الۡاَمۡرُ
يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۠ ﴿۱۹﴾

جس دن کوئی کسی کے لیے کچھ بھی نہ کر سکے گا اور اس
دن اللہ ہی کا حکم ہوگا

(It will be) the Day when no soul shall have power (to do) aught for another: For the command, that Day, will be (wholly) with Allah.

محمد اقبال

يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ؕ وَ الۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

- یوم جزا کی عظمت کے ایک خاص پہلو کا ذکر
- کفار نے قیامت کے بارے میں جو گمان کر رکھا ہے کہ اولاً تو اس کے آنے کا کوئی امکان نہیں۔ اور اگر وہ آ ہی گئی تو ہم نے جنھیں اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں ہماری سفارش کریں گے اور ہمیں اس کے عذاب سے بچا لیں گے
- فرمایا وہ دن ایسا نہیں، اس دن کوئی کسی کے کام نہ آ سکے گا۔ کسی کی مجال نہیں ہو گی کہ وہ دم مار سکے۔ اس دن ہر معاملے اور ہر فیصلے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہو گا۔ اس لیے کوئی اس کے فیصلے میں حائل تو کیا، کچھ کہنے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہو گا۔ اور معاملہ اس دن اللہ ہی کے اختیار میں ہو گا (سب کا سب)

يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ؕ وَ الۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

○ عَنْ أبو هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ:

يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ اللهِ لَا أُغْنِى عَنْكُمْ مِنْ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِى عَنْكُمْ مِنْ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِى عَنْكَ مِنْ اللهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِى عَنْكِ مِنْ اللهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ سَلِينِى بِمَا شِئْتِ لَا أُغْنِى عَنْكِ مِنْ اللهِ شَيْئًا

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 501

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

- آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے بنو ہاشم ! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو۔
- بنو عبد المطلب ! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو کیونکہ میں تمہارے نفع و نقصان مالک نہیں۔ اور نہ تمہیں ! اللہ سے بچانے کے لیے کچھ کام آسکتا ہوں، میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو۔ مگر میں تمہیں اللہ سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔
- عباس بن مطلب ! میں تمہیں بھی اللہ سے بچانے کے لیے کچھ کام نہیں آسکتا
- رسول اللہ کی پھوپھی، صفیہ بنت عبد المطلب ! میں تمہیں بھی اللہ سے بچانے کے لیے کچھ کام نہیں آسکتا۔
- فاطمہ بنت محمد رسول اللہ ! میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو مگر اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، کیونکہ میں اللہ سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا